علامہ شریف سید محمد الراض کنون الادریسی الحسنی

(از اعداد الأستاد احمد بن عبداللہ سیکرج الأنصاری الخزرجی)

شیوخ مروکو میں اَپ منفرد نمونہ اور عصر حاضر کے حبیب رہے ہیں۔اَپ تجانیہ طریقت کے رازوں کے اور خزانوں کے حامل اور علمبردار ہیں۔تجانیہ طریقت کے اشخاص میں اَپکا شمار علم و ہنر شرف وعزت کے مایہ ناز شخصیات میں ہوتا ہے۔اَپ تجانی طریقت کے کہلے دروازوں سے ایک دروازہ مانا جاتا ہے۔اَپ باعزت حسب ونسب والے پاک وصاف روحانی اور جسمانی نسبتوں کے مالک پاک وشفاف حاضری وغیبی نسب والے ذریت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرفاء کرام کے فرزند بسیار تصنیفات کے صاحب امام جہاں عالم کبیر ادیب وفاضل خلیفہ مشہور شیخ ابوالفنوان سید محمد راضی کنون ادریسی حسنی علوی محمدی رضی اللہ عنہ

نسب:

اَپ پاک سرکار و عالم سے صلی اللہ علیہ وسلم یوں ملتا ہے الشریف سید محمد بن حمزہ بن العلامہ الفقیہ المجاہد سید محمد بن قاسم مولای العرب بی علی بن محمد بن مولای احمد بن سید عبداللہ (اَپکی وفات ۸۱۲۱ ہجری میں ہوئ۔اَپکا مزار قبیلہ بنی مستارہ کے مدشر الزواقین میں موجود ہے) بن الحسین بن عیسی بن عیسی بن الولی الصالح سید ذیزون الزواق بن محمد بن مصباح بن احمد بن حمزہ بن سلیمان بن ناصر بن یحی بن العارف باللہ الولیی الصالح سید احمد صاحب الضریح بمدشر بوبریح بقبیلہ بنی زروال بن یوسف بن الولي الصالح سید کنون بن عمران بن عبدالرحمٰن بن سلیمان بن الحسن بن سید عمران بن محمد بن محمد بن احمد بن الولي الصالح الشہیر سید کنون الأول بن احمد بن مولانا ادریس الأزہر مؤسس مدینہ فاس بن مولانا ادریس الاکبر فاتح مغرب بن مولانا عبداللہ الکامل بن مولانا الحسن المثنی بن مولانا الحسن السبط من مولانا علي کرم اللہ وجہہ ومولاتنا فاطمہ الزہراء سیدۃ نساء العالمین بنت سید الوجود وعلم الشہود مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت:

اَپ کی ولادت باسعادت ۲۳ شعبان ۱۳۷۸ ہجری موافق ۳ مارس ۱۹۵۹ میں سرزمیں مروکو کی مدینہ ابن سلیمان میں ہوئ۔یہ وہی دن تہا جس دن یعنی ۲۳ شعبان ۱۳۲۳ ہجری علامہ عارف باللہ اس دار فانی سے بقاے جاویدانی کی طرف کوچ کر گے تھے۔یعنی تحقیقا ہجری کی مطابق اَپکی ۱۵ وین برسی کے دن۔اور عیسوی کے مطابق یہ شاہ سلطنت ملک الحسن الثانی کے تخت تشینی کے دن سے ملتا ہے۔جیسا کہ اَپ کی ولادت کا ساتوان دن علامہ مقدم الکبیر سید محمد کنون کی وفات کی ۵۰ وین برسی سے ملتا ہے۔اَپکی وفات ۲۸ شعبان ۱۳۲۸ ہجری میں ہوئ تھی۔

پرورش

آپ نے اپنے بچپن کا اہم وبیشتر حصہ شہر تطوان میں گزارا۔ وہی آپ نے اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور قرائت وکتابت کا سیکہ لی۔ اللہ تعالی کی کتاب اقدس ابروایت ورش عن نافع حفظ کیا۔ پھر آپکے خاندان شہر رباط کی طرف نکل کئے وہیں آپ کی ابتدا اور ثانویہ سے علیا اور ڈگریوں تک کی پڑہائی کے دود میں آپ نے اسطرح کی کئ اور ڈگری شہادات حاصل کیا۔ اس مدت میں آپ نے اساتذہ نوکشوط کا پی جی اسکول ڈپلوما بہی حاصل کیا۔

طریقت تیجانیہ سے آپکا تعلق

طریقت تیجانیہ سے آپ اپنی نسبت لگانے میں کوئ تاخیر نہیں کی طریقت تیجانیہ سے آپ کی نسبت ۱۳۹۴ ہجری ۱۹۷۴ میں پیش آئی۔ جب آپ بس ۱۵ سال کی تھے۔ شہر رباط کے مشہور و معروف فقیہ و فاضل تجانیہ طریقت کے شیخ محمد بن عبداللہ کے ہاتھوں پر دارالحدیث الحسنیہ سے آپکی منزل میں بیعت پیش آئی۔ ان تمام فقراء کا نام درج گیا تھا۔ جو آپ سے ورد کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے اپنے اس نئے مرید کوبھی اس رجسٹر میں شامل کرنا چاہا۔ تو حسب عادت آپ کتاب لے آئے تو دیکھا کہ آخری صفحہ کے ایک ہی سطر بچا ہے۔ اسی وجہ سے اس رجسٹر میں آپکا آخری نام رہ گیا۔ کچہ ہفتون بعد یہی شیخ محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

بعض اکابرین کی شاگردی

آپ نے امام سید الحاج محمد الزرہونی کی شاگردی میں کچہ عرصہ گزارلیا۔ بعد اسکے آپ نے شہر رباط کے زواریہ تجانیہ کے علامہ وفقیہ الاستاذ المقرء سے اپنا تعارف کروایا جو ولی الصالح محمد العربی بن السائح کے مزار پاک کے قرب وجوار میں مقیم تھے۔ آپنے ان سے کافی استفادہ حاصل کیا۔ الاستاذ نے آپ سے ایسی باتوں کی صراحت کی جو الاستاذ کی معرفت آلھیہ کی برتری وعلو پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ ہی نے اس علاقہ میں ورد وظیفہ کا سلسلہ جاری مزمایا تھا۔ آپ بلند آواز کے مالک تھے۔ خشوع یہ آپ کی طبیعت تھی۔ حالت ذکر میں ادہر نظر مزماتہا نہیں تھے۔ اورنہ یہی آپ کو دائیں بائیں والوں کی خبر رہتی تھی۔

آپ اپنے مرید سید محمد راضی سے رحمہ اللہ سے کافی محبت کرتے تھے۔

غالبا محمد راضی رحمہ اللہ ناشتہ آپ ہی کے گہر سے ہوتا تھا۔ مجہہ سے استاذ محمد کنون الراضی رحمہ اللہ نے بتایا کہ آپ اپنے وقت کو معارف واسرار کے لئیے خاص کرر کہے تھے۔ (رضی اللہ عنہ) کی وفات مکہ مکرمہ سے سن ۱۴۰۲ ہجری ۱۹۸۲ میں موسم حج پر ہوئی۔ آپ ورانگی حج سے قبل یہی سید محمد راضی سے پر جوش الوداع کہہ دیا تھا۔ گویا آپ اس بات کی طرف اشارہ کرر ہے تھے۔ کہ اس دار فانی میں یہ آپ کی آخری ملاقات ہے۔ سید محمد راضی آپکی وفات کے بعد آپ کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ ولی الصالح سید محمد العربی بن السائح رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار پاک کے اندر بہت اچھی حالت میں ہیں۔ آپ سے سید راضی رحمہ اللہ نے دریافت کیا۔ آپ کیسے ہیں۔ ہمارے ساتہ آپ یہاتہے۔ کئی دن قبل مکہ مکرمہ سے آپکی وفات کی خبر میں ملی۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ میں شیخ ابوالعباس التجانی رضی اللہ تعالی عنہ کے اصحاب میں سے ہوں آپ چاہے میرا شمار مردوں میں کرے یا زندوں میں۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کئ جلیل القدر شخصیات دوستی ومحبوب اور شاگردی کا رشتہ جوڑ رکہ تھے۔ انہیں شخصیات میں آپ کے دوست وحبیب علامہ السید محمد العمارتی کا شمار ہوتا ہے۔ آپ بڑے بزرگو عالم تھے۔ سیدی کنون رحمہ اللہ سے کافی محبت کرتے تھے۔ آپ کا بہت قدر کرتے تہے۔ آپ اور سید کنون رحمہما اللہ کے مابین خط وکتابت کا بہی سلسلہ جاری رہا۔ آپ کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہوکئ کہ علاج کا کوئی فائدہ نہ رہا۔ بیروز جمعرات ۷ صفر ۱۴۱۶ ہجری ۶ ۱۹۹۵ میں آپنے قدیر کی دعوت پر لبیک کہے گیے۔ شہر فاس کے باب عجیسہ نامی قبرستان میں آپ ک تدفین عمل میں آئی۔

سیدی محمد کنون کے اصدقاء ومحبین میں قبیلہ بنی ودایں کے عالم وفقیہ سیدی احمد اعراب تجانی کا نام ہے۔ سید احمد اعراب رحمہ اللہ نے آپنے شیخ ومرشد اپنی والدہ کا زواج ثانی علامہ الولي الصالح سیدی الحاج الحسن بن عبدالرحمٰن الرکوا کی رحمہ اللہ کی وفات پر تجانیہ کی اس بہاری ذمہ داری سنبہال لی۔

آپ اپنی وفات تک ادب ومعرفت اورعلم وفہم کے ساتہ اس عہدہ پر فائز تہے ۔آپ بروز جمعہ ۲۷صفر ۱۴۲۹ ہجری ۷ مارچ ۲۰۰۸م میں اس دارفانی سے کوچ کر گیے۔

آپ کے اصدقاء یہی میں سیدی ابراہیم الزغفرانی بوغروم تجانی کا ذکر ہوتاہے۔آپ شہر رباط کے یعقوب المنصور کالونی میں مقیم تہے ۔آپ اپنی کساری وسخاوت کے لیے مشہور تہے ۔ادب وحکمت میں آپ بے نظیر تھے۔

مرض موت کی حالت میں سیدی کنون رحمہ اللہ نے اللہ تعالی سے خوشنودی اور قبولیت کی دعا کی ۔آپ کی وفات شہر رباط میں اپنی قیام گاہ میں بروز جمعرات ۸ ربیع الأول ۱۴۱۱ ہجری میں ۲۷ستمبر ۱۹۹۰سدا میں ہوئی ۔آپ کی تدفین شہر رباط کے منزاد العلو میں عمل میں آئی۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں الحاج ابراہیم ہان حمہ اللہ کا نام درج ہیں۔ اصلا آپ بلاد مالی کے رہنے والے تھی۔بچاسوں کا قریب آپ شہر فاس کی طرف کوچ کر گیے اور وہی مقیم رہے۔

آپ کی طریقت تجانیہ کے اشخاص خاصہ میں سے تھے۔آپ سے سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کی بہت لمبی دوستی تہی۔بس نہیں آپ سید کنون رحمہ اللہ شیخ بہی رہ چکے تھے۔سیدی کنون رحمہ اللہ کی شہر رباط ہی میں آپ سے اکثر ملاقات ہوتی تھی۔آپ کسی بیماری کے شکار ہوئے علاج کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔اسی بیماری کی وجہ سے بروز جمعہ ۱۰ربیع الاول ۱۴۲۸ ہجری ۳۰ مارچ ۲۰۰۷ میں آپ کی وفات ہوئی سیدی محمد کنون نے آپ کے مرشد میں کئی اشعار لکہ ڈالے ہیں۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں سیدی محمد البردعی کا بھی ذکر ہوتا ہے۔اپ کے اور سیدی کنون کے مابین ۲۵ سے زائد سال کی مدت کی دعوت تھی۔سیدی محمد البردعی رحمہ اللہ بطور خاص طریقت تجانیہ اور عموما تمام مسلمانوں اور اسلام پر بڑی غیرت رکہنے والے تہے ۔آپ اپنی دم حیات تک طریقت تجانیہ کی خدمت کرنے رہے۔منگل کے دن ۱۵ ربیع ثانی ۱۴۲۹ ہجری ۲۲ اپریل ۲۰۰۸ میں شہر فاس کے علاقہ السعادہ میں آپ اپنے رب رحیم سے جا ملے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی آپکو اپنی رحمت سے گہیر لئے۔

سیدی محمد الأمین بن سیدی عبدالملک بن محمد الأمین بن المعارف باللہ الولی الصالح سیدی سعید الدرار کی رحمہ اللہ سیدی کنون رحمہ اللہ دوست ومحبّ تہے ۔مزید یہ کے آپ سیدی کنون رحمہ اللہ کے پیروں میں ایک اہم وقابل اعتماد پیر تہے ۔آپ نے مرض موت میں بستر لازم کرنے اور ٹھیک دوماہ بعد اپنے رب رحیم سے جا ملے۔آپکی وفات بروز چہارشنبہ ۱۸ جمادی اخری ۱۴۲۳' ۲۷ اگست ۲۰۰۲ میں بوقت مجر ہوئی ۔اپنے والد محترم کے مزار یہی کے قرب میں مدفون ہوئے۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں صاحب قدر علامہ سیدی عبداللہ الشرداری رحمہ اللہ کا شمار ہوتا ہے۔ ولی الصالح سیدی العربی بن السائح رض اللہ کے مزار کے قریب وجوار میں آپ طریقت تجانیہ کی رہنمائی کیا کرتے تہے ۔آپ نیک سیرت کے مالک تھے۔سیدی کنون سے آپکو کافی محبت تھی۔لہذا آپ اپنی قیمتی نصیحات سے سیدی کنون کا اصلاح فرماتے تھے۔سیدی کنون رحمہ اللہ آپ سے کافی فائدہ اٹھا لیا۔اپ نائے قد ہونے کے باوجود بلند ہمت والے تہے بابرکت شخص تہے ۔ایک طویل بیماری کے بعد آپ نے رب کریم کی دعوت پر لبیک کہ دے۔ بروز جمعرات ۲۲ رجب ۱۴۱۱ ہجری ۷ فروری ۱۹۹۱ میں آپکی وفات ہوئی۔شہر سیدی قاسم جہاں آپکے اہل وعیال مقیم تہے آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

سیدی حسن بن علی سیس ابراہیم انیاس الکولخی رحمہ اللہ کا شمار انہیں حضرات میں ہوتا ہے جن سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کو دوستی کا تعلق تہا۔آپ کے ساتہ مل کے رہنے اور محو گفتگو رہونے میں سیدی حسن بن علی رحمہ اللہ سکون محسوس کرتے تہے ۔ ہمیشہ آپ سے خالص دعا کی درخواست کیا کرتے تہے ۔آپنے بہائی سیدی التجانی بن علی سیس رحمہ اللہ کا درجہ بلند کرے اور عزت سے نوازے۔ بروز چہارشنبہ ۱۱ شعبان ۱۴۲۹ ہجری ۱۳ آگست ۲۰۰۸ میں سرزمین سینیگل میں آپکی وفات ہوئی۔وفات سے کچہ دن پہلے سیدی کنون رحمہ اللہ نے شہر رباط کے ہوٹل حسان میں آپ سے ملاقات کی تہی۔دونون کے مابین بہت لمبی گفتگو ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو بڑے پرجوش انداز میں الوداع کیا۔آپ سے سیدی کنون رحمہ اللہ کی یہ آخری ملاقات تہی۔دوران گفتگو آپ نے سیدی کنون رحمہ اللہ سے فرمایا۔اس ہوٹل کا یہ ایک سو چودہواں نمبر کمرہ وہی کمرہ ہے جس میں میرے دادا شیخ ابراہیم انیاس رحمہ اللہ اپنے آخری مغربی

سفر کے دورا قیام کئے تھے۔مزید آپ رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ نمبر قرآن پاک کی سورتوں کے تعداد سے موافق ہے بس نہیں تجانیہ کے کئی عدد اکابرین اپنے مغربی سفر کے دوران اسی کمرہ میں قیام کئے تھے۔چنانیہ کمرہ بہت مبارک کمرہ ہے۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں فقیہ وعلامہ سیدی الحاج محمد بن ہاشم العلوی رحمہ اللہ کا نام قابل بخور رہے۔ولی صالح علامہ سیدی محمد العربی بن السائح کے مزار کے علاقہ میں سیدی الحاج محمد بن ہاشم رحمہ اللہ طریقت تجانیہ کے امام مانے جاتے تہی۔نماز عصر کے بعد آپ اوراد وظائف کی تقسیم واجازت کیلئے رک جایا کرتے تہے۔سیدی کنون رحمہ اللہ بہی آپ کی اس محفل میں کئی بار شرکت کر چکے تھے۔بطو دخاص ظہر اور عصر نمازوں کے بیچ میں دعا ئے برکت کرنے کی درخواست کی۔اس لئے کی سیدی محمد بن ہاشم رحمہ اللہ کی یہ عادت تہی کی آپ ظہر اور عصر کے بیچ میں تلاوت قرآن میں اپنے آپ کو مضروف رکہتے تھے۔۱۴ شعبان ۱۴۱۱ ہجری بروز جمعہ ۱ مارچ ۱۹۹۱ میں آپ کی وفات ہوئی۔شہر رباط کے مزار الشہر اء میں آپ کی تدفین عمل میں ائی۔

شہر رباط میں طریقت تجانیہ کی مشہور ومعروف ہستی علامہ فاضل سیدی عبد الواحد بن عبد اللہ رحمہ اللہ سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست ومحبّ رہے ہیں۔آپ بڑے فقیہ گزر ہیں۔اکثر سیدی کنون رحمہ اللہ مغرب وعشاء کے دوران شہر رباط میں ولی صالح محمد العربی بن السائح رحمہ اللہ کے مزار کے علاقہ میں آپ سے ملا کرنے تھے۔جبکہ آپ بعد مغرب اذکار ووظائف میں رہتے تہے۔آپ رحمہ اللہ موٹے جسم خوبصورت بدن اور خندہ پیٹانی والے تہی۔۱۴ رمضان ۱۴۱۱ ہجری ۳۱ مارچ ۱۹۹۱ میں آپ اپنے رب رحیم سے جاملے۔اسی علاقہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھ لی گئی۔روضۂ لعلو میں تدفین عمل میں آئی۔سیدی کنون رحمہ اللہ آپ کے جنازہ میں حاضر تھے۔

صاحب تصانیف عالم وعلامہ الحاج ادریس بن محمد العابد العربی رحمہ اللہ اور سیدی کنون کے بیچ خالص محبت اور گہری دوستی تہی۔دونوں نے ایک دوسرے سے گئی اموروعلوم کا فائدہ حاصل کئے۔بروز پیر ۲۲ شوال ۱۴۳۰ ہجری ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۹ میں آپ کی وفات ہوئی۔یعنی سیدنا الشیخ ابوالعباس التجانی رضہ اللہ کی دوسری برسی کے ٹہیک چار دن بعد۔شہر فاس کے باب الفتوح کے خارجی علاقہ القباب میں اپنے والد محترم کے مزار کے قریب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

علمائے مدینہ میں مشہور منفرد ہستی أدیب وعلامہ سیدی البشر بن التہامی افیلال الشطوانی کا ذکر بہی سید محمد کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں ہوتا ہے۔
۱۲ ذوالقعدہ ۱۴۱۴ ہجری ۲۳ اپریل ۱۹۹۴ میں آپ کی وفات ہوئی۔

سیدی التہامی الدردیبکی رحمہ اللہ آپ کے قریبی احباب میں سے تہے۔سیدی کنون رحمہ اللہ نے شہر سلا میں علامہ سیدی عبد اللہ بن حسون رحمہ اللہ کے مزار کے قریب وجوار کے علاقہ میں واقع سیدی التہامی رحمہ اللہ کی قیام گاہ پر کئی بار حاضری دی ہے۔کئی باتوں کی آپ سے اجازت لی۔سیدی التہامی رحمہ اللہ صلاح استقامت میں بڑے نصیب والے تہے۔بڑے پائے کے بزرگ تہے۔آپ رحمہ اللہ نے سیدی کنون کو طریقت تجانیہ کی کئی باتوں سے اور شیوخ تجانیہ سابقیں کی باتوں سے آشنا کیا۔ خاص طور پر ان حضرات واکابرین جو شہر رباط اور شہر سلام میں رہا کرتے تہے اور شیخ بخاری رحمہ اللہ طریقت تہے۔ والے الولی الصالح محمد العربی بن السائح رضی اللہ عنہ کے ہم عصر حصر
جیسے سیدی محمد بریجی بلامینوالرباطی ،وسیدی عبد اللہ التادلی،احمد بن قاسم حبوس،الطیب عواد السلاوی،سیدی محمد بن الحسنی ،سیدی عبد القادر لوبریس وغیرہ جوان اکابرین عظام کے صبر ہم عصر گزرے ہیں۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں سیدی احمد الخلطی رحمہ اللہ کا نام بہی درج ہے۔سید احمد الخلطی رحمہ اللہ کافی کرامات کے مالک تہے۔آپ اور سیدی کنون کے مابین محبت واخلاص کا بندھن تہا۔کئی باد سیدی کنون رحمہ اللہ نے شہر سید القاسم میں واقع آپ کی قیام گاہ کی زیارت کر چکے ہیں۔جب بہی آپ سیدی محمد العربی بن السائح رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دیتے تو سیدی کنون رحمہ اللہ آپ کے ساتھ یہی رہنے تہے۔آپ سیدی کنون رحمہ اللہ نے بہت یہی استفادہ حاصل کیا۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں علامہ سیدی احمد بن العلامہ القطب الشہیر سیدی محمد بن عبد الواحد لنطیفی کا نام قابل ذکر ہے۔چونکہ سیدی کنون رحمہ اللہ نے کئی بار آپ سے ملے ہیں۔مروگو میں واقع آپکا مقام میں سیدی کنون رحمہ اللہ ایک بار الشیخ التجانی رضی اللہ عنہ کے پوپا سیدی الطاہر رحمہ

اللہ کے ساتھ حاضری دئے۔تو آپ نے سیدی کنون کوطریقت تجانیہ کے کئی رازوں کی اجازت دی اورآپ کے لئے دعا فرمائی۔سیدی کنون رحمہ اللہ کے ساتھون کو پکڑے آپ اپنے والدمحترم کے مزار میں داخل ہوئے۔چھوٹے دروازہ سے گھس کرمزار کے اندرونی حصہ میں پہنچنے تک آپ انکے ہاتھوں کوتھامیرہے۔

مروکو کے حالی اکابرین تجانیہ میں مشہورومعروف علامہ وفقیہ سیدی محمد(فتحا)بن العلامہ الحافظ الشہیر سیدی محمد الحجوجی الحسنی رحمہ اللہ کا نام بھی سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے محبین میں شمار ہوتاہے۔فی الحال آپ کی عمر نوے سال ہیں۔ایک سے زائد موقعہ پر سیدی کنون نے آپ سے ملاقات کی۔آپ سے کافی استفادہ حاصل کیا۔آپ سے سیدی کنون نے ممتاز امور کی جانکاری حاصل کی۔

انہیں محبین میں ولی صالح عالم وفاضل سیدی الحاج محمد بن مصطفیٰ بن اسماعیل المعروفی رحمہ اللہ کا نا شامل ہے سیدی کنون رحمہ اللہ نے آپکی صحبت میں ۳۰ زائدسال گزارے۔

بروزمنگل ۲۹ ذی القعدہ ۱۴۲۸ہجری ۱۵ ڈسمبر ۲۰۰۷ میں آپکی وفات ہوئی۔آپکی تدفین شہررباط کے مزارالشہداء میں عمل میں آئی۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے محبت ودوست وہ چکےہس سیدی مصطفیٰ العلوی السناری الموفی رحمہ اللہ۔آپ کی کئی ساری تالیفات شائع ہوچکے ہیں۔بلادحجاز کے جلیل القدرشیوخ تجانیہ میں آپکا شمار ہوتاہے۔ بطودخاص مدینۃ المنورہ کے نمایاں علماء میں آپکاذکرہے۔سیدی کنوں رحمہ اللہ اورآپ کے بیچ گہری دوستی اورمظبوط بندہن تہا۔شہرفاس میں مدفون الشیخ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی خاطرآپ مروکو کی چکرلگایا کرتے تھے۔اس طرح ولی صالح الشیخ محمد العربی بن السائح رحمہ اللہ کے مزار کی زیارت کا شرف حاصل کرنے باربارشہررباط دورہ لگایاکرتے تھے۔جمعہ کے دن ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۲۷ہجری۔۵ جنوری ۲۰۰۷ میں آپ اپنے رب سے جاملے۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں بلادنجیریا کے عالم مشہورسیدی ابراھیم صالح الحسینی رحمہ اللہ کا نام زیرغورہے۔آپ جب بھی مروکو کا دورہ کرنے سیدی کنون رحمہ اللہ آپ سے ضرور ملتے تھے۔دونوں حضرات کے مابین لمبی محبت اورگہراتعلق تھا۔دونوں ایک دوسرے کے متعلق یوتاج کرتے تھے۔

ملک سوڈان کے عالم مشہورالاستاذ سیدی عمرمسعودرحمہ اللہ کا سیدی محمد کنون رحمہ اللہ سے گہراتعلق رہاہے۔آپ نے سیدی کنون رحمہ اللہ کی شہررباط میں واقع قیام گاہ زیارت کیاکرتے تھے۔دونوں کے مابین کافی الفت ومحبت تھی۔دونون ایک دوسری کی خواب ستاعش کرتے تھے۔سیدی احمد کنون رحمہ اللہ نے مجھے بتایاہے کہ آپ عصرحاضر کے شیوخ تجانیہ میں اعلی وابترمانے جانے ہیں۔ یقینا اللہ تعالی اس مبارک قوم کی آپ کے ذریعہ مددفرمائیگا جیسا کہ آپ کے ہم نام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی نے اسلام کی مددفرمائی تھی۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کی دوستی اورمحبت کاتعلق سیدنا الشیخ رضی اللہ عنہ اولادتک بھی وسیع رہاہے۔خاص طورپرمولای الطاھربن سیدی البشیر بن سیدی محمد الکبیربن سیدی محمد البشیر بن سیدی محمد الحبیب بن القلب المکتوم والختم المحمدی المعلوم سیدنا الشیخ احمد التجانی رضی اللہ عنہ سے آپکا خاص تعلق رہاہے۔۳۰ سے زائدسال لمبی دوستی گزری ہے۔

سیدی علی حیدرہ بن سیدی محمد الحبیب نزیل مدینیہ دکا السغالیۃ بن سیدی محمود بن سیدی محمد البشیر بن سیدی محمد الحبیب بن القطب المکتوم والختم المحمدی المعلوم سیدنا الشیخ احمد التجانی رضی اللہ سے بھی سیدی کنون رحمہ اللہ کا گہراتعلق تھا۔آپ نے کئی صفحات پرمشتمل لمبی اجازت سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کوعطائی ہے۔

آپ کا علامہ العارف باللہ سیدی احمد بن الحاج العیاشی سکیرج رضی اللہ عنہ سے اوردیگرنسل سکیرجیہ کے اکابرین سے بھی کافی قابل ذکرتعلق رہاہے۔

ایسی ایسی انوکھی باتیں علامہ العارف باللہ سیدی احمد سکیرج کے خاندان میں پیش آئی ہیں جنکے آگے سہرذی عقل انسان حیران وشدرہ گیاہے۔ایک دفعہ کی بات ہے۔سیدی احمد سکیرج رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے پھلے اپنے بچوں میں کسی سے اپنے خزانہ کتب کی حفاظت کرنے اوراسکے بھی اھتمام کرنے کی وصیت کی۔اوراس بات کی خبردی کہ اپنی وفات کے ۵۰ سال بعدان کتابون کواس خزانہ نکالنے اوران کتابوں کوزندہ رکھنے والاپیداہوگا۔

اس موقعہ پر قابل ذکر یات یہ ہے کہ سیدی محمد الراض کنون رحمہ اللہ نے ایک رات خواب میں سیدی احمد سکیر ج رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے خاکساری کی وجہ سے فرمایا میں کچھ بھی نہیں۔ تو سیدی کنون رحمہ اللہ نے عرض کی۔ نہیں میرے سرکار۔ آپ بہت کچھ ہیں۔ تعائے الٰھی کے دن تک آپ کی تمام کتابیں اس بات کی دلالت کرتی رہینگی۔ اس گڑھی آپ نے حکم دیا۔ جاؤ میرے گھر جہاں میرے لڑکا محمد الکبیر مقیم ہے۔ اوران سے ان کتابوں کو لے لو (یعنی خزانہ) اسی رات علامہ سیدی احمد سکیر ج رضی اللہ عنہ اپنے پوتے محمد الکبیر رحمہ اللہ کے خواب میں بھی حاضری ہوئے۔ اوران سے فرمایا۔ تمھارے پاس ایک شریف شخص ائیگا انکی اچھے سے خاطر داری کرواور جو کتابیں وہ مانگے تو دیدو سویرے سیدی محمد الکبیر نیز سے بیدار ہوئے اور نماز فجر ادا کی۔ اپنے معمول ے بر خلاف آپ صبح سویرے ہی کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ کے دروازہ پر وستک ہوئی۔ آنے والا سیدی محمد کنون رحمہ اللہ ہی تھی۔ آپ نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اوران سے ہم کلام ہوا: میرے داد کی وفات کے دن سے پچھلی رات تک کبھی میں نے اپنے خواب انہیں نہ دیکہا۔ پچھلی رات جب میں انہیں دیکھا تو آپ نے ایسی ویسی باتیں بتائی۔ پھر سید محمد الکبیر رحمہ اللہ نے سیدی کنون رحمہ اللہ کو اس خزانہ کتب عطا کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سید محمد الکبیر رحمہ اللہ اس خزانہ کے سلسلے اتنا بخل کرتے تھے کہ کسی کو اسکے قریب تک جانے نہ دیتے تھے۔

کتابوں کے کوئی ورق کسی کا چھونا تو بعید از قیاس تھا۔

سیدی کنونرحمہ اللہ اھل سکیر جیہ کہ متعدد فراد وا کابریں سے اپنا تعلق بنائے رکھے تھے۔ تمام اکابریں نے آپ سے کافی محبت کی۔ آپ کو اپنے خاندان کا ایک فرد جانا۔ آپ انکے خاندانی پروگراموں میں حاضری دیتے اور ایک ہی میز پر ان کے ساتھ جم جاتے تھے۔ آپ کو الفت ومحبت کے عبارات سے کنایا کرتے۔ اھل سکیر ج میں نمایاں اشخاص ہیں سیدۃ المریم الکریمہ علامہ سیدی احمد سکیر ج' السید محمد البشیر سکیر ج' السید عبد الھادی سکیر ج اور اس ترجمہ کے کاتب اور دیگر حضرات۔ سیدنا محمد کنون رحمہ اللہ ہمارے مابین چست وزندہ کردار گزرے ہیں۔ آپ نے اپنی تمام تر کوشش سیدنا الشیخ اسکو شائع کرنے میں صرف کی۔ اوراس مہم کو آپ نے ہم تک ویب سائیٹ کے ذریعہ پہنچایا۔ علامہ العارف باللہ سیدی احمد بن الحاج العیاش رحمہ اللہ کی اس ویب سائیٹ کے ذریعہ کئی مؤلفات اور کتابوں کی اشاعت کی گئی جسکی اشاعت مکمل مفت میں ہوئی تاکہ تمام قوم کو جسکا فائدہ ہو۔

آپ کو پہچاننے اور آپ سے استفادہ حاصل کرنے اللہ تعالی نے اس عمل کے ذریعہ ہم پر احسان کیا ہے۔ جس تمام تعریف اللہ تعالی کے لئے

والحمد لله على ذلك وصلى الله على سيدنا محمد وأله وصحبه وسلم تسليما

رج